مقالہ نگار: محمد اسامہ

نگراں: ڈاکٹر محمد ارشد

شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

ای میل:usama9911@gmail.com

عنوان: برصغیر ہندو پاک میں فکر اسلامی کے شارح مولانا صدرالدین اصلاحی-ایک مطالعہ

کلیدی الفاظ: مولانا صدرالدین اصلاحی، فکرِ اسلامی، سوانح حیات، تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

---

# تلخیص

زیرِنظر مقالہ پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے جو مقدمہ، حرفِ اختتام اور ضمیمہ کے علاوہ کل چار (04) ابواب پر مشتمل ہے:

باب اول: مولانا صدرالدین اصلاحی کا عہد

باب دوم: سوانح حیات

باب سوم: علمی خدمات

باب چہارم: بعض افکار کا تنقیدی جائزہ

باب اول میں مولانا صدرالدین اصلاحی کے عہد پر گفتگو کی گئی ہے اور ان حالات کے پس منظر کا مختصراً جائزہ لیا گیا ہے جن کی بنیاد پر مولانا اصلاحی ایک اسلامی مفکر اور شارح فکر اسلامی کی حیثیت سے ظاہر ہوئے اور اپنی فکری و علمی کاوشوں کا آغاز کیا۔ اگر انیسویں اور بیسویں کے عہد کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات بالکل واضح طور پر سامنے آئے گی کہ اس دور میں برصغیر کے مختلف حصوں میں تجدید، احیا اور اصلاح کے لیے تحریکیں ابھر رہی تھیں جن کا سب سے اہم مقصد مسلمانوں کو سماجی، سیاسی، مذہبی اور تعلیمی اعتبار سے دوبارہ متحرک اور فعّال بنانا تھا۔ اس باب میں ان ہی پہلوؤں کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

باب دوم میں مولانا اصلاحی کی سوانح حیات اور ان کی زندگی کے بعض اہم گوشوں کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کے تحت ولادت، نام ونسب، خاندانی پس منظر، تعلیمی سفر، اساتذہ، تدریسی مشغولیت، ملازمت، مختلف ذمہ داریاں، اسفار، شادی، خاندان اور وفات وغیرہ کو احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس کے لیے بنیادی ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے مولانا اصلاحی کی آل و اولاد، خاندان کے دیگر افراد کے علاوہ ان کے قریبی رفقا اور شاگردوں سے انٹرویوز لیے گئے

ہیں، البتہ غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کیا گیا ہے۔

باب سوم دیگر ابواب کے مقابلے میں زیادہ مفصل ہے کیوں کہ اس میں مولانا صدرالدین اصلاحی کی علمی خدمات کا تفصیلی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اس میں صرف ان کی کتب کو ہی شامل کرتے ہوئے ان کے مضامین سے صرفِ نظر کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ رہی کہ ان کے زیادہ تر اہم مضامین بعد میں کتابوں یا کتابچوں کی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اسلامی فکر کے مختلف موضوعات پر کل بائیس (22) تصنیفات و تحقیقات پیش کی ہیں، جن کا تعلق بنیادی طور پر قرآنیات، اساسیاتِ دین، معاشرت و معیشت اور دعوت و تحریک سے ہے۔ ان تمام کتابوں میں اسلامی فکر کو پروان چڑھانے اور امت کی اصلاح کا پہلو غالب نظر آتا ہے۔ ان میں نمایاں ترین کتابوں کے نام یہ ہیں: ''دین کا قرآنی تصور''، ''اساس دین کی تعمیر''، ''اسلام ایک نظر میں''، ''فریضہ اقامت دین''، ''معرکۂ اسلام و جاہلیت''، ''حقیقتِ نفاق'' اور ''اسلام اور اجتماعیت'' وغیرہ۔ اس باب میں ان کی تمام کتابوں کا فرداً فرداً تفصیلی تعارف و تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیز اس سلسلے میں حسبِ ضرورت اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں، تا کہ ان کے افکار و نظریات خود ان کی ہی زبان میں بیان کیے جاسکیں البتہ بعض جگہوں پر راقم الحروف نے ان کے افکار کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اس باب میں مولانا اصلاحی کی تحریری خصوصیات کا بھی مختصراً جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی طرف سے قدیم ایڈیشنوں میں کی گئیں ترمیمات اور حذف و اضافہ کا بھی تقابلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

باب چہارم میں علمی و فکری اعتبار سے مولانا صدرالدین اصلاحی کے ان بعض افکار و نظریات کا تنقیدی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے جن میں انہوں نے دین کے مختلف پہلوؤں اور زندگی کے مختلف شعبوں پر قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی تحقیق پیش کی ہیں۔ انہوں نے اپنے موقف پر جو دلائل پیش کیے ہیں ان پر کلام کیا جاسکتا ہے اور اسی طرح ان کی بعض فقہی آرا سے بھی اختلاف ممکن ہے۔ نیز فکر اسلامی کے مختلف پہلوؤں پر مولانا صدرالدین اصلاحی کے افکار سے بعض علمائے کرام اور محققین نے اختلاف اور ان پر نقد و تبصرہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض تنقیدیں ان کی کتابوں پر تبصرہ کی شکل میں شائع ہوئی ہیں اور کچھ ان کے بعض افکار پر تنقیدوں کی شکل میں آئی ہیں۔ اس باب میں انہی نقد و تبصرہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ مزید برآں مولانا موصوف کے افکار و نظریات کے حوالے سے دیگر علما و مفکرین اور محققین کی آرا کا بھی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

حرف اختتام میں مقالہ نگار نے اپنے پورے مقالے کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ضمیمہ کے تحت مقالہ نگار نے مولانا صدرالدین اصلاحی کے بعض انٹرویوز اور نادر تصاویر پیش کی ہیں۔ یقین ہے کہ درج بالا عنوان پر یہ تحقیقی مقالہ اس موضوع کی اہم جہتوں کو واضح کرنے میں معاون ہوگا کیوں کہ اس میں مولانا صدرالدین اصلاحی کی علمی خدمات اور ان کے افکار و نظریات کا نہ صرف بھرپور احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ ان کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆